خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

4-جولائی 1998ء | ہفتہ

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 4 جولائی 1998ء، 9 ربیع الاول 1419 ہجری 4 وفا 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 143

صاحب خُلقِ عظیم

عن انس رضی الله عنه قال : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم احسن الناس خلقا

(مسلم کتاب الفضائل باب کان رسول اللہ احسن الناس خلقا)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسروں کو کہنے کا کیا حق ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے (یعنی تم لوگوں کو نیکی کا امر کرتے ہو۔ مگر اپنے آپ کو اس امر نیکی کا مخاطب نہیں بناتے بلکہ بھول جاتے ہو۔) اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کرکے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے چونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اس لئے آخر کار (یعنی اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم نہیں کرتے ہو) کا مصداق ہو جاتا ہے اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے۔ لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا ان کو اس آیت کے نیچے نہ لاتا بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 591-590)

"ہماری جماعت میں شہزور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیل اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیل اخلاق پر مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے۔"

(ملفوظات جلد نمبر1 صفحہ 88)

اخلاقِ فاضلہ اختیار کرو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

پس قبل اس کے کہ تم اس خدا کے سامنے پیش ہو۔ اور تم سے تمہارے اعمال کی نسبت باز پرس کی جائے اپنے اخلاق درست کرو۔ کیونکہ یہی سیڑھی خدا تک پہنچنے کی ہے۔ میں اپنی واقفیت کی بنا پر کہتا ہوں کہ میں نے خدا کی صفات خوشنودی اور غضب کو دیکھا ہے۔ اور معلوم کر لیا ہے کہ اخلاق کی درستی اور ان کا سنوارنا خدا تعالیٰ کے حصول کے لئے ایک لابدی امر ہے۔ اور مجھ پر یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ بداخلاقی ایک نجاست ہے جو خدا تعالیٰ سے دور پھینک دیتی ہے کیا تم اپنے بدن پر نجاست کے ہوتے ہوئے بادشاہ کے سامنے جا سکتے ہو کیا کوئی تم میں سے نجاست کے ٹوکرے کو سر پر اٹھا کر بادشاہ کے حضور جا سکتا ہے ہرگز نہیں پھر تم بداخلاقی کی نجاست سے ملوث ہوتے ہوئے کس طرح رب الکائنات کے دربار میں حاضر ہو سکتے ہو۔

پس تم اگر چاہتے ہو کہ اس رب الکائنات کے دربار میں باریابی حاصل کرو۔ تو اس کے لئے تم کو اخلاق فاضلہ کا حاصل کرنا اور مختلف اوقات میں اپنے جوشوں کو دبانا اور اپنی زبان کو لگام میں رکھنا پڑے گا تمہیں اپنے نفسوں کو خدا کے لئے قربان کرنا پڑے گا مخلوق خدا کی ہمدردی میں ہر وقت کوشاں رہنا ہو گا۔ اور تمہیں اپنے اندر ایک نمایاں تغیر پیدا کرنا ہو گا تب تم کافر کی قبر کی بجائے (صاحبِ ایمان) کی قبر میں ڈالے جاؤ گے اور تمہارے لئے ایک کھڑکی جنت کی طرف کھولی جائے گی تاکہ تم اس کی خوشبوؤں سے اپنے دل کو خوش کرو۔

بعض نادان اخلاق فاضلہ کو ہی غرض و غایت ٹھہرا لیتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ اخلاق فاضلہ ہی انسان کا مقصد اعظم ہے اور یہی کامیابی کی کلید ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ اخلاق فاضلہ ہرگز انسان کی پیدائش کی غرض و غایت نہیں ہیں بلکہ انسانی پیدائش کی غرض و غایت خدا کو حاصل کرنا اور اس کا قرب پانا ہے اور اخلاق تو صرف خدا تک

باقی صفحہ 7 پر

ضروری نوٹس

جماعت احمدیہ کی تمام مطبوعات اور کتب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ ان مطبوعات 'کتب' یا مطبوعہ مواد کا کوئی حصہ 'خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ کتاب
"Revelation, Rationality, Knowledge and Truth"
(الہام، عقل، علم اور سچائی) کا کوئی حصہ 'ذرائع ابلاغ کے کسی بھی ذریعے سے چاہے وہ الیکٹرانک ذریعہ (جیسے انٹرنیٹ وغیرہ) یا مکینیکل ہو جس میں فوٹو کاپی' ریکارڈنگ یا انفارمیشن سٹوریج' یا دوبارہ استعمال کے لئے سٹور کرنے کے کسی نظام کے تحت' مرکز جماعت کی تحریری اجازت کے بغیر ممنوع ہے۔ مرکز کا پتہ یہ ہے۔
16- Gressenhall Road London
SW18 5QL
فون 0922 870 181 44+
فیکس 0684 870 181 44+
مذکورہ مطبوعات یا مواد کے بارے میں کسی قسم کا غیر قانونی یا ممنوعہ کام کرنے کی صورت میں سول یا فوجداری مقدمات اور ہرجانے کے دعوے کئے جا سکتے ہیں۔
(کاپی رائٹ (C) 1998ء از (-) انٹرنیشنل پبلیکیشن لمیٹڈ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول کا اعزاز

○ فیصل آباد بورڈ انٹرمیڈیٹ اینڈ سکنڈری سکول کے تحت منعقدہ امتحان میٹرک سال 1997ء میں میرٹ کے تحت سکول ہذا کی ہونہار طالبہ عزیزہ صائمہ خالد بنت خالد محمود الحسن بھٹی کو قائداعظم سکالرشپ اور سند اعزاز کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ عزیزہ کے میٹرک میں نمبر 850-758 تھے اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سکول کے لئے اور عزیزہ کے لئے بابرکت فرمائے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

4 وفا 1377 ھش — 4 جولائی 1998ء

ڈاکٹر عبد السلام کی عظیم خدمات

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب پاکستان کی وہ تاریخ ساز شخصیت تھے جن کا نام لبوں پر آتے ہی ہر محب وطن کا سر احترام سے جھک جاتا ہے۔ آپ نے پاکستان کو سب سے پہلا نوبیل انعام دلا کر پاکستان کو نوبیل انعام پانے والے ملکوں میں شامل کر دیا۔ آپ کو 1979ء میں جب آپ کی شہرہ آفاق یونی فیکیشن تھیوری پر فزکس کا نوبیل انعام دیا گیا تو پاکستان میں یہ خوشی و مسرت کا ایک شاندار لمحہ تھا۔ ہر پاکستانی کے لب پر ڈاکٹر عبد السلام کا نام تھا۔ پڑھے لکھے تو ایک طرف رہے عام ان پڑھ دیہاتی بھی ڈاکٹر عبد السلام کا نام ادب و احترام اور خوشی کے ساتھ لیتے تھے۔ اس وقت عبد السلام ایک افسانوی شخصیت بن گئے تھے۔ جن کے گرد ہر پاکستانی نے اپنی محبت و عقیدت کا ایک ہالہ بُن رکھا تھا۔

دسمبر 1979ء میں جب ڈاکٹر عبد السلام پاکستان تشریف لائے تو حکومت پاکستان کی طرف سے ان کو سرکاری پروٹوکول دیا گیا۔ ملک بھر میں ان کی آمد و روانگی کے انتظامات اعلیٰ حکومتی سطح پر کئے گئے۔ وہ جہاں بھی جاتے اعلیٰ سرکاری افسران ان کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کئے رکھتے۔

دنیا بھر کے علمی اداروں اور دانشوروں نے ڈاکٹر سلام کی جو عزت افزائی کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ بڑی بڑی یونیورسٹیوں اور دانش گاہوں نے یہ اعزاز سمجھا کہ ڈاکٹر صاحب ان کی ڈگری قبول فرمائیں۔ شہرت یافتہ سیاسی لیڈران سے ملاقات کو باعث شرف سمجھتے تھے۔

اور ہمیں یہ خوشی تھی کہ ڈاکٹر صاحب پاکستانی قوم کے فرد ہیں اور یہ ساری عزتیں وہ اپنے ملک کے لئے سمیٹ رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے آخر دم تک کسی دوسرے ملک کی شہریت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اسی پاک سرزمین میں دفن ہونا پسند کیا جس کی وہ پیداوار تھے۔

اور اتنی عظمت کے باوجود انتہائی منکسر المزاج اور بے نفس انسان تھے۔ اپنی قومی خدمات کا معاوضہ تو درکنار نام لینا بھی پسند نہیں کیا اور اب یہ بات کھلی ہے کہ ملک کی ایٹمی تاریخ کی پہلی اینٹ انہوں نے رکھی تھی۔ جس پر آج ایک بلند عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ خود ہی انہیں اپنے فضل سے جزا دے۔ اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

صدقہ بہت دیتے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ اماں جان نے فرمایا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ صدقہ بہت دیا کرتے تھے۔ اور عموماً ایسا خفیہ دیتے تھے کہ ہمیں بھی پتہ نہیں لگتا تھا۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ کتنا صدقہ دیا کرتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا بہت دیا کرتے تھے اور آخری ایام میں جتنا روپیہ آتا تھا اس کا دسواں حصہ صدقہ کے لئے الگ کر دیتے تھے اور اس میں سے دیتے رہتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے بیان فرمایا کہ اس سے یہ مراد نہیں کہ دسویں حصہ سے زیادہ نہیں دیتے تھے۔ بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات اخراجات کی زیادت ہوتی ہے۔ تو آدمی صدقہ میں کوتاہی کرتا ہے۔ لیکن اگر صدقہ کا روپیہ پہلے سے الگ کر دیا جاوے تو پھر کوتاہی نہیں ہوتی کیونکہ وہ روپیہ پھر دوسرے مصرف میں نہیں آسکتا۔

والدہ صاحبہ نے فرمایا اسی غرض سے آپ دسواں حصہ تمام آمد کا الگ کر دیتے تھے۔ ورنہ ویسے دینے کو تو اس سے زیادہ بھی دیتے تھے۔

خاکسار نے عرض کیا کہ کیا آپ صدقہ دینے میں احمدی اور غیر احمدی کا لحاظ رکھتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا نہیں بلکہ ہر حاجتمند کو دیتے تھے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ 49)

خیرُ الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مِرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اِک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرُ الوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خُوب تر ہے خُوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اِک نظر ہے بدرُالدّجیٰ یہی ہے

پہلے تو رہ میں ہارے پار اُس نے ہیں اُتارے
مَیں جاؤں اس کے وارے بس ناخُدا یہی ہے

پردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے
دِل یار سے مِلائے وہ آشنا یہی ہے

وہ یارِ لامکانی، وہ دلبرِ نہانی
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہ نُما یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مُرسلیں ہے
وہ طیّب و امیں ہے اس کی ثناء یہی ہے

حق سے جو حُکم آئے سب اُس نے کر دکھائے
جو راز تھے بتائے نِعم العطاء یہی ہے

آنکھ اس کی دُوربیں ہے دل یار سے قریں ہے
ہاتھوں میں شمعِ دیں ہے عینُ الضیاء یہی ہے

جو رازِ دیں تھے بھارے اس نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے

OO OO OO OO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

ملاقات- 10- جنوری 97ء
مرتبہ- یوسف سلیم ملک

مصنوعی طریقے پر زندہ رکھنے کا جواز

چند سال قبل فٹ بال کے ایک میچ میں ایک لڑکا زخمی ہو گیا تھا جسے تین سال تک قومہ میں مشینوں کے ذریعہ کھانا دے کر زندہ رکھا گیا حالانکہ اس کا دماغ فوت ہو چکا تھا۔ اس کے ناامید والدین نے عدالت کے ذریعہ اس کی مشین اتروادی۔ اس کے دو ہفتوں کے بعد اس کی وفات ہو گئی۔ اس لئے کہ مشینوں کے ذریعہ تو اس کو خوراک بھی پہنچائی جاتی تھی۔ کیا یہ جائز ہے کہ بھوکا رکھ کر ایک انسان کو مار دیا جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس کو کیوں بھوکا رکھا گیا تھا۔ سائل نے عرض کیا کہ وہ مشینیں اتروا دی گئی تھیں جن سے اس کو کھانا دیتے تھے۔ آپ نے فرمایا دماغ تو مر چکا تھا۔ وہ تو گوشت کا ایک لوتھڑا تھا اس نے کیا کرنا تھا۔ اس میں کھانے کی صلاحیت ہی نہیں تھی۔ خدا تعالیٰ نے نارمل طریقے پر غذا وغیرہ کے جو انتظام فرمائے ہیں اگر کوئی شخص ان سے عاری ہو جائے تو دوسرے طریقے سے زبردستی غذا دینا فرض نہیں ہے' خاص طور پر اگر دماغ مر چکا ہو پھر تو لاش گھسیٹنے والی بات ہے۔ ایسی صورت میں تو سجدہ کرنا چاہئے خدا کے حضور کہ تیرا جو حکم آ گیا ٹھیک ہے۔ یہ جو مصنوعی طریق پر لوگ مشینوں کے ذریعہ زبردستی لوگوں کو گھسیٹتے ہیں میرے نزدیک یہ صرف اس حد تک جائز ہے جس حد تک دماغ ابھی مرا نہ ہو اور اس کے دوبارہ نارمل زندگی گزارنے کے امکانات موجود ہوں۔ یعنی اس کے لئے دوبارہ عام روزمرہ کی زندگی گزارنے کے لئے امکانات موجود ہوں۔ اگر یہ نہ ہوں تو اس کو کہتے ہیں Vegetative growth جیسے سبزی اگی ہوئی ہے اس کا کیا فائدہ؟ اللہ کی تقدیر ہے' انسان اس سے بچ نہیں سکتا۔ سائل نے عرض کیا میرا پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کی کوئی تکلیف تو نہیں ہوتی جیسے مثلاً بھوکا رہنے میں ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا جب دماغ ہی نہیں ہے تو تکلیف کا کیا سوال ہے۔ آپ نے تو بات ہی اس سے شروع کی تھی کہ اس کا دماغ مر چکا ہے۔

جماعتی زندگی میں دعاؤں کی حیثیت

اس سوال پر کہ موجودہ دور میں جماعت کو کون سی خاص دعا ہے جو پڑھنی چاہئے۔ آپ نے جواباً فرمایا۔ ایک دعا نہیں بہت سی دعائیں ہیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی ہو رہی ہے وہاں آنے والوں کے لئے دعائیں' ان کے ایمان کے استحکام کے لئے دعائیں' جماعت کے دینی اور مالی تقاضے پورے کرنے کے لئے دعائیں اور پھر ایک یہ بات ہے جس کا دعاؤں سے تعلق ہے کہ پھر یہ ترقی کی رفتار جاری رہے اور قوموں کی قومیں احمدیت میں داخل ہوں۔ دوسرے اس کی Support جو ہے یعنی جو مالی نظام اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا ہے اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ اسی طرح جماعت کی تربیت کی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق بخشے۔

جماعت احمدیہ کا فقہی مسلک

سوال پر کہ جماعت احمدیہ کس فقہ کی پیروی کرتی ہے فرمایا کہ عمومی طور پر ہم فقہ حنفیہ کی پیروی کرتے ہیں لیکن میرے خیال میں بعض امور میں حضرت امام شافعیؒ قرآن و سنت کے زیادہ قریب ہیں۔ قرآن کریم میں مختلف مقامات پر سجدہ تلاوت آتے ہیں سورہ الحج میں دو سجدہ تلاوت ہیں دوسرے سجدہ کے مقام پر عندالامام شافعی لکھا ہوتا ہے۔ فقہ حنفیہ والے اس کو سجدہ نہیں مانتے۔ آپ نے فرمایا سورہ حج میں ایک کی بجائے دو سجدے ہیں۔ ایک ایسا سجدہ ہے جو حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک ہونا چاہئے تھا اور جماعت احمدیہ کا بھی یہی مسلک ہے' وہاں سجدہ کرتی ہے۔ تو اس لئے میں نے کہا تھا کہ جماعت بعض باتوں میں حضرت امام شافعیؒ کے فیصلے کو فوقیت دیتی ہے اور یہ مثال ہے' عندالامام شافعیؒ اس نے لکھا ہے کہ پھر دوسرے اعتراض نہ کریں کہ جماعت احمدیہ نے اپنی طرف سے ایسا کر لیا ہے اس لئے ان کے دل کی تسلی کے لئے عندالامام شافعیؒ لکھ دیا گیا ہے۔

سائل نے کہا کہ سورہ ص میں جو سجدہ ہے حضرت امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ ان کے نزدیک سجدہ درست نہیں لیکن حنفیہ والے اس کو سجدہ مانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس میں جو بنیادی اصول ہے وہ یہ ہے کہ سجدہ کرنے میں تکلیف کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے مسلک میں اصل میں یہ روح کار فرما ہے کہ جہاں ایک بزرگ امام سمجھتا ہے کہ سجدہ ہے دوسرا مانے نہ مانے سجدہ کرنے میں نقصان کیا ہے۔ اگر سجدہ کر دیں تو اچھا ہو گا۔

قرآن کریم کی جمع و تدوین سے پہلے تلاوت کا طریق

قرآن کریم کی موجودہ ترتیب سے پہلے صحابہؓ کے وقت میں تلاوت قرآن کریم کا کیا طریق کار تھا؟ فرمایا' قرآن فرماتا ہے۔ کہ قرآن کریم میں سے جو میسر آئے اس کی تلاوت کرو اور دوسرے قاری اور حفاظ بھی تو بڑی کثرت سے موجود تھے۔ جوں جوں قرآن کریم نازل ہو رہا تھا حفاظ کی گنتی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ یہاں تک کہ ایک سریہ میں ستر حفاظ شہید ہوئے اور وہ سب حافظ قرآن تھے اب بتائیے کہ کتنی بڑی تعداد تھی مسلمانوں کی جو قرآن کی عاشق تھی۔ جوں جوں قرآن اترتا تھا ساتھ کے ساتھ اس کو یاد کرتے چلے جاتے تھے۔ ترتیب کے متعلق صحابہ کو پورا علم نہیں تھا البتہ پتہ تھا کہ کون سی آیتیں پہلے نازل ہوئی ہیں اور بعد میں کون سی نازل ہوئی ہیں۔ یا کس موقع پر کون سی آیت نازل ہوئی ہے۔ رہی ترتیب کی بات تو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ کاتب کو جو لکھنے والے تھے ان کو لکھوایا کرتے تھے کہ یہ آیت فلاں جگہ لکھو۔ آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے جبریل نے بتایا ہے کہ یہ آیت فلاں جگہ لکھو اور یہ سورۃ پہلے ہو گی' یہ بعد میں ہو گی' یہ اس کے بعد ہو گی۔ آپؐ تمام کاتبوں یعنی لکھنے والوں کو یہ بتاتے تھے اور بہت سے اور بھی بزرگ صحابہ تھے جو آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ آپؐ ان کو بھی بتا دیتے تھے۔

پس یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا احسان یا خدمت ہے کہ انہوں نے یہ کارنامہ سرانجام دیا کہ صحابہ کی زندگی میں وحی قرآن لکھنے والوں کی زندگی میں جب کہ پہلی نسل موجود تھی تمام صحیفوں کو جو مختلف جگہوں پر تھے' بعض صحیفے لوگوں کے گھروں میں تھے' آپ نے ان سب کو اکٹھا کروایا اور ہر تلاوت کے ساتھ حفاظ قرآن کی گواہیاں لیں کہ یہ اسی طرح ہے' اسی تلاوت کے ساتھ آپ نے بھی سنا تھا۔ مختلف قرأتیں جو اس وقت رائج تھیں ان کو الگ کر دیا کیونکہ وہ مختلف قبائل کی خاطر مختلف قرأتیں بھی ایک ہی آیت میں موجود تھیں تو چونکہ آیت وہی لی جاتی تھی جو ایک قرأت سے تعلق رکھتی ہو ورنہ قرآن کریم میں ایک رخنہ سا پڑ جاتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا یہ انتظام فرمایا کہ قریش کی زبان کی جو قرأت ہے اس کو فوقیت دی ہے۔ یہی وہ اصل زبان ہے جس میں قرآن کریم اترا ہے۔ اور یہ زبان تھی بھی سب سے زیادہ فصیح و بلیغ۔ پس اس قرأت کو قبول کیا گیا اور ہر دفعہ حلفیہ گواہیاں لی گئیں اور جب اتفاق دیکھا تب اس کو وہاں رکھا اور ترتیب کے متعلق صحابہؓ کا یہ مسلسل Consensus ہے اس دور کے صحابہؓ نے اتفاق کیا کہ ہاں یہی قرآن ہے' اسی ترتیب سے ہمیں بتایا گیا۔ اگرچہ نازل ہونے کی ترتیب الگ الگ ہے لیکن قرآن کریم کی جو ترتیب خدا تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہے نزول کے بعد وہ یہی ہے جس میں اب قرآن ہے۔ اب یہ کتاب محفوظ ہو گیا۔ تبھی رسول اللہ ﷺ جب جلدی جلدی قرآن پڑھتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ زبان کو تیز تر حرکت دینے کی ضرورت نہیں ہے کہ یاد رہے کہ کیا نازل ہوا ہے۔ ہمارا ذمہ ہے اس کو جمع کرنا اور اس کا تحریر میں لانا۔ تو اس موقع پر جمعہ کہنے کا کیا تعلق تھا۔ جو زبان کو حرکت دے رہے ہیں وہ تو حفظ کے پیش نظر تھا مگر یہ بتا رہا ہے کہ یہ الٰہی کلام ہے رسول اللہ کے اپنے دماغ میں نہیں آ سکتا تھا۔ اس کا جمع سے کیا تعلق یہ بعد میں ہونی تھی کہ اس کا جمع کرنا اور مجموعہ کی حفاظت کرنا' پھر اس کا پڑھا جانا اور قرأ کا تعلق لکھنے سے بھی ہے اس لئے میں نے کہا ہے اس کے لکھنے کا انتظام ہوا۔ اب تو قرأت کا تعلق دیکھ کے پڑھنے سے نہیں ہے مگر اصل میں عربی میں جب اقرء کہتے ہیں تو کسی کے سامنے کوئی چیز ہو اس کو دیکھ کر پڑھنے کو کہتے ہیں۔ تبھی جب قرآن کریم کی پہلی آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل سے فرمایا "ما انا بقاری۔" "میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ تو بعض لوگ اس کا یہ مطلب لیتے ہیں کہ میں نہیں پڑھوں گا مگر اصل میں "ما انا بقاری۔" کا مطلب یہ تھا کہ آپ سمجھ رہے تھے کہ قرأت کا لفظ تو کسی صحیفے کو دیکھ کر اس کے پڑھنے کو کہتے ہیں۔ تو اس لئے میں نے کہا کہ جمعہ و قرآنہ میں کتابت شامل ہے تو مراد یہ تھی کہ اس کا جمع کرنا اور اس کا تحریر میں لانا اور اس کی حفاظت ہمارے ذمہ ہے۔ اس لئے اے رسول! تو بالکل مطمئن رہ۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ کے وصال کے بعد یہ انتظام ہوا اور انتہائی پختہ انتظام ہے آج تک کتنے اختلافات ہوئے لیکن یہ قرآن جو صحیفہ عثمان کہلاتا ہے یہ ماشاء اللہ بغیر کسی تبدیلی کے اسی طرح چلا آ رہا ہے۔

زوالِ نعمت سے بچنے کی دعا

سوال۔ احادیث میں مذکور ہے کہ آنحضورؐ زوال نعمت سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ کون سے منطقی ذرائع ہیں جن کو مدنظر رکھ کر ہم قومی اور انفرادی طور پر زوال نعمت سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں منطقی ذریعہ تو کوئی ہے ہی نہیں۔ زوال نعمت کے متعلق قرآن کریم نے اصول بیان فرما دیا ہے۔ کہ اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنے آپ کو نہ بدل دیں' ایک یہ آیت ہے' دوسری آیت میں یہی مضمون نعمت کے لفظ کے ساتھ بھی ہے یعنی بالکل اسی مضمون کی آیت اسی طرز کی ہے اس میں لفظ نعمت کا بھی ذکر ہے۔ جب تک نعمت کو نہ چھوڑ دیں خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ وہ زوال نعمت نہیں ہونے دیتا۔ مراد اس سے یہ ہے کہ جب تک قوم اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا نہ کرے کہ وہ نعمت کو نظر انداز کر دے اور نعمت کی طرف پیٹھ پھیرے۔ جب کوئی قوم یہ کر گزرتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ زبردستی کسی کو نعمت نہیں دیا کرتا نہ کسی کی نعمت کو برقرار رکھتا ہے۔

پس جہاں تک زوال نعمت کا تعلق ہے مراد یہ ہے کہ لوگ قرآن کریم کی طرف پیٹھ پھیرنے والے نہ ہوں۔ اگر انہوں نے پیٹھ پھیری اور اعراض کا مصداق بن گئے تو پھر یہ نعمت سنبھالی نہیں جائے گی۔ خدا کا یہ وعدہ ہے کہ جب تک کوئی قوم خود اپنی نعمت کو قائم رکھنے کا ارادہ نہ رکھتی ہو اللہ تعالیٰ زبردستی اس کی نعمت کو قائم نہیں رہنے دیتا۔

ہر احمدی گھرانے میں ڈش لگوائی جائے

حضرت صاحب نے ڈش انٹینا کے بارہ میں ہدایات دیتے ہوئے فرمایا ہر گھر میں ڈش انٹینا لگوائیں۔ مراکز کافی نہیں ہوا کرتے۔ یہ بات انسانی فطرت کے خلاف ہے کہ روزمرہ کی زندگی میں کوئی شخص روزانہ اٹھ کے اپنے بچوں کو لے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات　　حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر　　قسط دوم آخر

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری

حافظ صاحب جب جلسہ سالانہ پر قادیان آتے تو میری درخواست پر واپس ہوتے ہوئے میرے پاس کپور تھلہ تشریف لے آتے۔ بڑی پر لطف رفاقت رہتی۔ کیونکہ حافظ صاحب ادیب لبیب ہونے کے علاوہ بڑے زندہ دل اور شگفتہ مزاج دوست تھے۔ جب میرے پاس ٹھہرے ہوئے ہفتہ عشرہ گذر جاتا تو فرماتے۔ "بھائی اب ہمیں واپسی کی اجازت دیں۔" میں کہتا۔ "حافظ صاحب یہ سوال اتنا سہل نہیں ہے۔ جتنا آپ سمجھتے ہیں۔ سوچوں' غور کروں تو پھر بتاؤں۔" اس اکا خانی جواب سے حافظ صاحب بے اختیار ہنس پڑتے اور خوب ہنستے اور فرماتے۔ "اچھا بھائی آپ غور کرلیں' سوچ لیں' پھر بتائیں۔ میں ٹھہرے رہتا ہوں"

باز ایامیکہ باہم آشنا بودیم ما
ہم خیال وہم صفیر و ہم نوا بودیم ما
معنی یک بیت بودیم از طریقِ اتحاد
چوں دو مصرع گرچہ در ظاہر جُدا بودیم ما

مربیان' سلسلے کے کارکن غرضیکہ جو شخص بھی سلسلے کا خدمت گذار ہو حافظ صاحب اس کی تعظیم اور قدر کرتے تھے۔ اور اس کے خلاف کوئی بات سننا گوارا نہ فرماتے۔ اگر کسی میں کوئی کوتاہی ہو تو اسے نظرانداز فرماتے۔ تمام مربیان کا نام نہایت عزت اور محبت سے لیتے اور ان کی کارگزاری کو اجاگر کرتے۔ حافظ صاحب کی سیرت کا یہ پہلو بہت سبق آموز ہے۔

حضرت مسیح موعود کے خاندان کے ہر فرد کے لئے بڑا ہو یا بچہ۔ حافظ صاحب کے دل میں والہیت اور فداکاری کا جذبہ کار فرما تھا۔ جب احرار کی شورش 1935ء کے بعد زوروں پر تھی تو ایک شریر شخص نے فساد انگیزی کے لئے حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر یکایک راستے میں حملہ کر دیا۔ یہ قادیان کی بات ہے۔ فساد ہوتے ہوتے رک گیا۔ اس واقعہ پر حضرت حافظ صاحب بڑے بے چین تھے۔ اور اپنے جذبات کو نظم میں ادا کیا۔ اس کا ایک شعر یہ ہے۔

اے خون بہت کھَول چکا بس اب اُبل جا
اے جاں تو کس دن کے لئے ہے یہ بتا دے

یہ شاہ بیت قال نہیں بلکہ حال ہے اور یہ وہ رجز ہے جہاں شاعر اپنا کلیجہ باہر نکال کر رکھ دیتا ہے اور جاں نثاری کے جذبات ابھر آتے ہیں۔

احرار کی شورش کے ایام میں ہی اس شورش کے متعلق سرِّ دلبراں در حدیثِ دیگراں کے طور پر نظموں کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ بہت درد ناک نظمیں تھیں۔ مقطع میں سخن گسترانہ دعوت تھی۔

مظہر و گوہر کہاں ہیں صادق و بسمل کہاں
آج پھر مختار ہے محوِ بیانِ اہلِ درد

اس دعوت پر نظموں کا ایک سلسلہ اسی قافیہ اور ردیف میں "الفضل" میں شائع ہوتا رہا۔ گویا احرار کے خلاف یہ ایک مشاعرہ کی محفل تھی۔ جو حافظ صاحب کے طرح دینے "پر الفضل" میں منعقد ہوئی۔ استاذی المخدوم مولانا بسمل نے سینکڑوں شعر اس طرح میں سپرد قلم فرمائے۔ اور حق بات یہ ہے کہ بسمل صاحب کا ہر شعر مضمون کو ختم کر دینے والا اور نقطۂ عروج پر پہنچا ہوا تھا۔ اس وقت حضرت بسمل کی عمر سو سال کے قریب تھی۔ لیکن کلام میں ایسا زور و شور اور آب و تاب تھی۔ کہ اس کی مثال ملنا محال ہے۔

حافظ صاحب بسمل صاحب کے اشعار سے بے حد متاثر تھے۔ اور فرماتے کہ ہم نے بے شک اپنی نظموں میں بہت زور مارا ہے۔ مگر ہم کیا کوئی اور بھی بسمل صاحب کے کلام کی بلندی تک نہیں پہنچ سکتا۔ ایک شعر خاص طور پر ذکر فرماتے کہ یہ مضمون بسمل کے سوا کسی اور کو نہیں سوجھ سکتا تھا

طالباں را رساند جذب تا بام وصال
برتراست از ہر دو عالم نردبانِ اہلِ درد

اسی قسم کے اور اشعار بسمل صاحب کے تھے جو فن شعر میں کمال کو ظاہر کرتے تھے۔

مخدومی چوہدری ظفراللہ خان صاحب سے حافظ صاحب کو بڑی محبت تھی اور جناب چوہدری صاحب بھی اس بات سے متاثر رہے۔ اور جب آپ یورپ سے واپس آتے تو حافظ صاحب کی ملاقات کے لئے ضرور تشریف لے جاتے اور یہ معمول اور وضعداری ہمیشہ قائم رہی۔ حافظ صاحب ان ملاقاتوں سے مسرور اور ممنون ہوتے

چہ خوش است از دو یکدل سرِ حرف باز کردن

اوپر ذکر ہوا ہے۔ کہ حافظ صاحب سلسلے کے خادموں کی بڑی قدردانی فرماتے تھے۔ مقدمہ بیت الذکر شاہجہانپور کے تعلق میں حافظ صاحب کی تحریک پر صدر انجمن احمدیہ نے قرارداد پاس کی اس کے ذکر کرنے میں گو خاکسار کو حجاب محسوس ہوتا ہے لیکن اس میں حافظ صاحب کی سیرت کا ایک پہلو مضمر ہے۔ اور یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ اس لئے اسے یہاں درج کر دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا

حجاب مانع قرب است و شرم حائلِ لطف
بہ نزدِ او رہِ اظہارِ آرزو بکشاے

بہرحال وہ قرارداد حسب ذیل ہے:-

نقل ریزولیوشن نمبر 463 مجلس معتمدین و صدر انجمن احمدیہ قادیان

رپورٹ ناظر اعلیٰ۔ کہ مقدمہ بیت الذکر شاہجہانپور میں مولوی فضل دین صاحب وکیل نے تقریباً تین ماہ مسلسل محنت کی ہے۔ اور اسی طرح محمد احمد صاحب پلیڈر نے ایک ماہ چند روز اور مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل نے بھی محنت کی ہے اور چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے مقدمہ میں خوب بحث کی ہے۔ سلسلہ کے وقار کو ان حضرات کی کوشش جاں کاہ اور محنتِ عظیم سے بہت نفع پہنچا ہے سید مختار احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مولوی فضل دین صاحب اور محمد احمد صاحب نے دن کو دن اور رات کو رات نہیں سمجھا۔ دن رات لگاتار محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی انہیں جزائے خیر دے سکتا ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ مجلس ان چاروں احباب کی محنت کے اعتراف کا اور شکریہ کا ووٹ پاس کرے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ واقعی مولوی فضل دین صاحب اور محمد احمد صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب نے جس محنت اور جانفشانی سے اس مقدمہ کی پیروی میں کوشش کی ہے۔ وہ خاص طور پر قابل شکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور آئندہ سلسلہ کی بیش از بیش خدمات بجالانے کی توفیق رفیق بخشے۔ ناظر اعلیٰ مجلس کی طرف سے ان ہرسہ احباب کا تحریری شکریہ ادا کریں۔ مولوی فضل دین صاحب خصوصیت کے ساتھ شکریہ کے حقدار ہیں۔ اسی طرح چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے جس طرح اپنا قیمتی وقت دے کر نہایت قابلیت کے ساتھ مقدمہ کی بحث کی ہے۔ وہ انہی کا حصہ ہے۔ ان کی خدمت میں بھی شکریئے کا خط لکھا جائے۔ اور حضرت (امام جماعت احمدیہ) کی خدمت میں ان چہار احباب کے لئے دعاؤں کی تحریک کی جائے۔

ذوالفقار علی خان قائم مقام ناظر اعلیٰ

خدا بھلا کرے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے منتظمین کا۔ سال 1964ء میں کانووکیشن کے خطبہ صدارت کے لئے ان کی نظر انتخاب حافظ صاحب پر پڑی۔ حافظ صاحب اپنی عمر کے آخری سالوں میں بہت بیمار اور ضعیف رہتے تھے۔ ایسی حالت میں آپ نے خطبہ صدارت لکھوایا۔ جو مولانا جلال الدین صاحب شمس نے کانووکیشن کے اجلاس میں پڑھا۔ یہ خطبہ صدارت اردو ادب کا ایک شاہکار' سوز و گداز کا ایک مرقع اور طلباء کی آئندہ زندگی کے لئے ایک مشعل راہ ہے۔ کانووکیشن میں ایسے خطبے بڑے کمیاب ہیں۔ یہ خطبہ اس قابل ہے۔ کہ طلباء اسے بار بار پڑھیں۔ اور خطبے سے ظاہر ہے۔ کہ یہ فقیرِ گوشہ نشین تعلیمی اداروں اور طلباء کی ضرورت سے ایسا باخبر ہے۔ گویا کسی یونیورسٹی کا اعلیٰ کارکن ہے

ہمارا نرم رَو قاصد پیامِ زندگی لایا
خبر دیتی تھیں جن کو بجلیاں وُہ بے خبر نکلے

جہل و علم کی بعض شاخیں ہیں:-

1- آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند
در جہلِ مرکب ابدالدّہر بماند
2- واں کس کہ بداند و بداند کہ بداند
اونیز خرِ خویش بمنزل برساند
3- واں کس کہ بداند و بداند کہ نداند
اسپِ طرب از گنبدِ گردوں بداند

بعض لوگ جہل مرکب میں گرفتار ہوتے ہیں۔ تاریخ ادب پر ان کی نظر بسیط نہیں ہوتی۔ نہیں جانتے کہ ایک وقت میں بعض الفاظ اور محاورے رائج ہوتے ہیں۔ اور دوسرے وقت میں وہ متروک ہو جاتے ہیں۔ ہر زبان میں اس قسم کے الفاظ اور یہ اتار چڑھاؤ پایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ایک شعر میں "کرتا" کے الفاظ پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا ہے۔ اس اعتراض کا دفع وذب حافظ صاحب نے کرنا چاہا۔ مجھ سے فردوسی کا شاہنامہ لیا۔ اور اس میں سے درجنوں شعر منتخب کئے۔ جن میں "کرتا" کی ترکیب آتی ہے۔ پھر متقدمین کے کلام کو کھنگالا اور وہاں بیسیوں ایسے شعر نکالے۔ پھر دیوان غالب سے ایسے شعر انتخاب کئے۔ اور اس تمام مواد کو شائع کر دیا کہ

دروغ گو را تا بخانہ باید رسانید

خاکسار کی کتاب
Arabic the Source of All the Languages
شائع ہوئی۔ اور اخبار پاکستان ٹائمز مورخہ 28- مارچ 1965ء میں کتاب مذکور پر ایک عالمانہ اور سیر حاصل تبصرہ شائع ہوا۔ حافظ صاحب نے اس کا ترجمہ اردو میں کروایا اور سارا تبصرہ سنا۔ اور محظوظ ہوئے۔

مجھے فرمانے لگے:-

"بھائی ہمیں وہ کتاب دی ہوتی۔ کیا ہوا جو ہم انگریزی نہیں پڑھے۔ ہم کسی سے کتاب پڑھوا کر سنیں گے۔ ہمارے پاس ہر قسم کا آدمی آتا ہے اسے دکھائیں گے۔ بات چلے گی اور حضرت مسیح موعود کا ذکر ضرور آئے گا۔"

میں نے کتاب آپ کی خدمت میں پیش کر دی۔ ظاہر ہے کہ اپنے علم میں اضافے کے لئے آپ کس قدر شائق تھے

پیر شو بیا موز

خود بہت بڑے شاعر اور ادیب تھے۔ خاکسار کی نظموں پر بڑی خوشی کا اظہار فرماتے اور بعض دفعہ میری کسی نظم کی داد اور پسندیدگی کا اظہار اردو نظم میں لکھ کر بھیجتے۔ اس قسم کی قدر دانی بڑی حوصلہ افزا ہوتی ہے۔ بعض وقت اپنے استاد کا یہ شعر پڑھتے

شاعر کو مست رکھتی ہے محفل کی داد امیر
دو بوتلوں کا نشہ ہے اک واہ واہ میں

خط نہایت پاکیزہ تھا۔ کارڈ کو ہتھیلی پر رکھ کر لکھنا شروع کرتے اور ایک کارڈ پر پچیس تیس سطریں لکھ لیتے۔ چاہو تو مسطرے ناپ لو کسی سطر میں کوئی جھول یا جھکاؤ نہ ہوگا۔ تحریر ایسی کہ گویا موتی پروئے ہوئے ہیں۔

بدخطی ایک بہت بڑا نقص ہوتا ہے۔ اور خوش خطی بڑی مؤثر چیز ہے۔ یہاں تک کہ

باقی صفحہ 6 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلیم شاہجہانپوری

عبید اللہ علیم

ایک منفرد اور ممتاز لہجے کا غزل گو شاعر

عبید اللہ علیم کی شخصیت اور شاعری پر بہت کچھ لکھا جاچکا ہے' اور اب (ان کی وفات کے بعد) بہت کچھ لکھا جائے گا لیکن ہم یہاں ان کے ایک مکتوب سے جو انہوں نے ایک طالب علم کے جواب میں تحریر کیا۔ ان کی زندگی کے خودنوشت حالات جستہ جستہ بیان کرنا زیادہ مناسب سمجھتے ہیں۔ جن سے نہ صرف ان کے خاندانی حالات پر روشنی پڑتی ہے بلکہ شعرو شاعری کے متعلق ان کے نظریات بھی سامنے آجاتے ہیں۔ سو ملاحظہ ہو۔

"حالات زندگی سے اگر مراد یہ ہے کہ میں کب پیدا ہوا اور کب شاعری کا آغاز ہوا وغیرہ وغیرہ تو یہ کچھ مشکل نہیں ورنہ شاعر کا ہر شعر اس کی زندگی کا آئینہ دار ہوتا ہے اور اصل حالات زندگی وہی ہوتے ہیں جو تخلیقی سطح پر ہر شاعر کے اظہار میں آتے ہیں کیونکہ اصل میڈیم جس میں وہ اپنا اظہار کرتا ہے صرف شعر اور شعر ہی ہوتا ہے۔

میری تاریخ پیدائش درست نہیں معلوم۔ میٹرک کے سرٹیفکیٹ میں 11 جنوری 1939ء درج ہے۔ یہ 1938ء بھی ہو سکتی ہے اور 1940ء بھی۔ مہینے کے تعین کی جب میں نے تھوڑی سی تگ و دو کی تو جون زیادہ درست معلوم ہوا اور تاریخ 12 (بارہ) یوں میں نے اپنی تاریخ پیدائش کا تعین 12 جون 1939ء کر لیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

میری تک بندی کا آغاز 56'1955ء سے ہوا مگر 1958ء تک جو لکھا وہ تقریباً سب تلف کر دیا۔ میں نے اپنا پہلا شعری مجموعہ 1974ء میں شائع کیا۔ اس میں 1959ء سے 1974ء تک کا کلام ہے اس طرح میری شاعری کے آغاز کا سن 1959ء ٹھہرتا ہے۔ میرا پہلا مجموعہ "چاند چہرہ ستارہ آنکھیں" 1974ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوا۔ اس کو 1974ء کا "آدم جی ادبی انعام" بھی ملا۔ اب اس کا ساتواں ایڈیشن اور 14 واں ہزار شائع ہونے کو ہے۔ دوسرا مجموعہ "ویراں سرائے کا دیا" 1986ء میں شائع ہوا۔ اب اس کا تیسرا ایڈیشن آنے کو ہے۔ میرا کلام 1959ء سے تاحال باقاعدہ اردو ادب کے اہم جرائد میں شائع ہوتا رہا ہے اور اکثر و بیشتر اخبارات بھی نقل کرتے رہے ہیں۔ میری شاعری اور شخصیت پر بے شمار تبصرے اور مضامین مختلف جرائد میں شائع ہوتے رہے ہیں اور آج کل میرے ایک دوست سب چیزوں کو جمع کرنے کے موڈ میں ہیں۔ اس کے علاوہ جو ادب و شاعری کے بارے میں مضامین لکھے ہیں وہ الگ جمع کئے جارہے ہیں۔ وہ بھی انشاء اللہ جلد کتابی صورت میں شائع ہو جائیں گے۔

میں رائٹرز گلڈ سندھ کا 1974ء سے 1979ء تک منتخب سیکرٹری رہ چکا ہوں اور 80-1979ء سے تاحال رائٹرز گلڈ کی مرکزی مجلس عاملہ پاکستان کا منتخب رکن ہوں۔

ریڈیو سے میرے بے شمار انٹرویو نشر ہوئے ہیں۔ میں نے بے شمار مشاعرے پڑھے ہیں تقریباً تمام مشہور گانے والوں نے میری نظمیں' غزلیں اور گیت گائے ہیں' جو ریڈیو سے نشر ہوتے رہتے ہیں۔

1974ء میں ٹیلی ویژن کے عنور میں یوسف کامران نے انٹرویو کیا تھا جو دوبار نشر ہو چکا ہے۔ ٹیلی ویژن پروڈیوسر کی حیثیت سے 1967ء سے 1978ء تک کام کرتا رہا ہوں۔

بی بی سی لندن سے دو تین بار انٹرویو نشر ہو چکے ہیں۔ گزشتہ دنوں امریکہ اور کینیڈا کا دورہ کیا۔ امریکہ کے مختلف شہروں میں انٹرویو ریکارڈ ہوئے اور نشر کئے گئے۔ ہندوستان میں بھی دوبار جاچکا ہوں۔ وہاں بھی مشاعرے پڑھے اور مختلف شہروں سے الحمد للہ میرے انٹرویو نشر کئے گئے۔ خدا کے فضل اور محض اس کے رحم سے دنیا بھر میں میرے سننے' پڑھنے اور پسند کرنے والوں کا سلسلہ موجود ہے۔

احمد ندیم قاسمی صاحب نے میرے پہلے مجموعہ کی تقریب میں ایک مضمون لاہور میں پڑھا تھا۔ بعد ازاں اسے اپنے رسالے "فنون میں شائع بھی کیا۔ اللہ کے فضل سے مجھ پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور خوب خوب لکھا گیا ہے۔ فنون کا غزل نمبر 1968ء میں دو جلدوں میں شائع ہوا تھا اس میں میرا بہت سا کلام بھی ہے' بہت ساز کراذکار بھی اور ایک مضمون بھی شامل ہے۔"

اور اب آخر میں ہم اس مکتوب کا وہ ٹکڑا ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جو مرحوم کی خلفائے احمدیت سے عقیدت اور موجودہ امام سے دلی عقیدت' محبت اور احترام کا آئینہ دار ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"میری شاعری تین خلافتوں کی دعاؤں کا صدقہ ہے۔ ورنہ احمدی شاعر اور "اس" فضا میں پھول پھل سکے؟ ناممکن۔ میرے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہ دعا اور احسان میری وہ قدر افزائی فرمائی ہے کہ اگر میں اپنے اوپر لکھے ہوئے سارے مضامین ایک پلڑے میں رکھوں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا۔ اور میری شاعری پر زبانی اور تحریری اظہار تحسین دوسرے پلڑے میں تو یہ پلڑا اتنا بھاری ہے کہ باقی تمام چیزیں ہیچ ہو جاتی ہیں اور یہ میرے اور میری نسلوں کے لئے اتنا بڑا انعام ہے کہ اس سے آگے کوئی انعام تصور میں نہیں آسکتا۔"

حضرت صاحب نے ایک موقعہ پر جناب چوہدری محمد علی صاحب اور جناب عبید اللہ علیم کا تذکرہ تحسین آمیز الفاظ میں کیا۔ جس کے نتیجہ میں دونوں شعرائے احمدیت کے متعلق ویڈیو کیسٹس تیار ہوئیں اور ڈش انٹینا کے ذریعہ دنیا کے پانچ براعظموں میں دیکھی اور سنی گئیں۔ عبید اللہ علیم مرحوم کو اپنا کلام حضرت صاحب کو سنانے کی سعادت نصیب ہوئی جس پر حضرت صاحب نے اظہار خوشنودی و پسندیدگی فرما کر مرحوم کے کلام کو مقبولیت کی سند عطا فرمادی۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اب آخر میں ہم عبید اللہ علیم مرحوم کی نمائندہ غزلیات کے چند اشعار پیش کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں۔

کچھ عشق تھا کچھ مجبوری تھی سو میں نے جیون وار دیا
میں کیسا زندہ آدمی تھا اک شخص نے مجھ کو مار دیا
میں کھلی ہوئی اک سچائی' مجھے جاننے والے جانتے ہیں
میں نے کن لوگوں سے نفرت کی' اور کن لوگوں کو پیار دیا
وہ یار ہوں یا محبوب مرے' یا کبھی کبھی ملنے والے
اک لذت سب سے ملنے میں' وہ زخم دیا یا پیار دیا
مرے بچوں کو اللہ رکھے' ان تازہ ہوا کے جھونکوں نے
میں خشک پیڑ خزاں کا تھا' مجھے کیسا برگ و بار دیا

☆......☆......☆......☆

خیال و خواب ہوئی ہیں محبتیں کیسی
لہو میں ناچ رہی ہیں یہ وحشتیں کیسی
ہوا کے دوش پہ رکھے ہوئے چراغ ہیں ہم
جو بجھ گئے تو ہوا سے شکایتیں کیسی
وہ ساتھ تھا تو خدا بھی تھا مہرباں کیا کیا
بچھڑ گیا تو ہوئی ہیں عداوتیں کیسی

☆......☆......☆......☆

محبتوں کے یہ دریا اتر نہ جائیں کہیں
جو دل گلاب ہیں زخموں سے بھر نہ جائیں کہیں
ابھی تو وعدہ و پیماں ہیں اور یہ حال اپنا
وصال ہو تو خوشی سے ہی مر نہ جائیں کہیں
فضائے شہر عقیدوں کی دھند میں ہے اسیر
نکل کے گھر سے اب اہلِ نظر نہ جائیں کہیں

☆......☆......☆......☆

ہجر کرتے یا کوئی وصل گزارا کرتے
ہم بہرحال بسر خواب تمہارا کرتے
محوِ آرائشِ رخ ہے وہ قیامت سرِ بام
آنکھ اگر آئینہ ہوتی تو نظارا کرتے
اک چہرے میں تو ممکن نہیں اتنے چہرے
کس سے کرتے جو کوئی عشق دوبارہ کرتے

(المصلح یکم جون 1998ء)

عبدالحلیم سحر

فٹ بال کا عالمی کپ- دلچسپ مرحلے میں

فٹ بال دنیا کا مقبول ترین کھیل' اس وقت کروڑوں شائقین و ناظرین کی دل کی دھڑکنوں کو تیز کئے ہوئے ہے۔ فٹ بال بہترین منصوبہ بندی' حکمت عملی کا عمدہ مظاہرہ۔ بہترین ٹیم سپرٹ' دفاع' اٹیک' جسمانی فٹنس کا نام ہے جب خوبصورت سرسبز میدان ہوں اور اسٹیڈیم تماشائیوں سے بھرے ہوئے ہوں تو عجیب ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔

یہ سب کچھ جاری عالمی کپ 1998ء میں نظر آ رہا ہے جو فرانس میں کھیلا جارہا ہے۔ پہلا راؤنڈ ختم ہو گیا ہے مقابلے اب اپنی انتہا کو پہنچنے والے ہیں۔ دنیا کی بہترین ٹیمیں آپس میں ٹکرائیں گی اب ٹیموں میں انیس بیس کا فرق ہے۔ دفاع میں تھوڑی سی غلطی یا غفلت دوسری ٹیم کے لئے جیت کا تاج ہو گی۔ پہلے راؤنڈ میں کل 48 میچ ہوئے جس میں کل 126 گول کئے گئے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ فرانس اور ارجنٹائن نے اپنے پہلے راؤنڈ کے تینوں میچ جیتے اور امریکہ اور جاپان ایک بھی میچ نہ جیت سکے۔ اس راؤنڈ میں فرانس نے سب سے زیادہ یعنی 9 گول کئے۔ 16 بار ریڈ کارڈ دکھا کر کھلاڑیوں کو میچ سے آؤٹ کیا گیا۔

دوسرے راؤنڈ میں جن 16 ٹیموں نے کوالیفائی کیا ان میں یورپ سے 10 ٹیمیں آئیں یہ ناروے' اٹلی' ڈنمارک' فرانس' ہالینڈ' جرمنی' یوگوسلاویہ' رومانیہ' انگلینڈ اور کروشیا کی ٹیمیں ہیں۔

جنوبی امریکہ سے چلی' پیراگوئے' ارجنٹائن' برازیل اور لاطینی امریکہ سے میکسکو کی ٹیم دوسرے راؤنڈ میں آئی۔ افریقہ سے آنے والی واحد ٹیم نائیجیریا کی ہے۔

پری کوارٹر فائنل میں برازیل نے چلی کو 1-4 سے ڈنمارک نے نائیجیریا کو 1-4 سے فرانس نے پیراگوئے کو 0-1 سے اور اٹلی نے ناروے کو 0-1 سے شکست دی۔ اب اٹلی' فرانس' ڈنمارک اور برازیل کوارٹر فائنل میں پہنچ چکے ہیں 3- جولائی کو پہلا کوارٹر فائنل پاکستانی وقت کے مطابق ساڑھے سات بجے اٹلی اور فرانس کے درمیان' جبکہ دوسرا کوارٹر فائنل برازیل اور ڈنمارک کے درمیان رات بارہ بجے ہو گا یہ میچ بڑے کانٹے دار ہوں گے۔ اٹلی اور فرانس کا میچ برابر کی چوٹ ہے شارٹ پاسز اور بروقت پوزیشنوں پر کھلاڑیوں کا موجود ہونا ٹیم کو کامیابی دلائے گا۔

برازیل کا مقابلہ بظاہر ڈنمارک جیسی مشہور ٹیم سے نہیں ہے لیکن نائیجیریا کے خلاف غیر متوقع اور بہترین کھیل پیش کر کے برازیل کی ٹیم کے لئے الارمنگ صورت حال پیدا کر دی ہے۔ رونالڈو کو اپنی زندگی کا بہترین کھیل پیش کرنا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر

ایلومینیم کا تعارف اور اس کے برتنوں کے نقصانات

کچھ عرصہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اردو کلاس کے ذریعہ احباب جماعت کو ایلومینیم کے برتنوں کے استعمال سے اجتناب کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اس تسلسل میں یہ معلوماتی مضمون پیش کیا جارہا ہے۔

لوہے اور فولاد کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی دھات ایلومینیم (Aluminium) ہے۔ اس دھاتی عنصر کا کیمیائی اشارہ AL ہے جبکہ اس کا ایٹمی نمبر 13 اور ایٹمی وزن 26.98154 ہے۔ خالص ایلومینیم نرم اور کمزور ہوتا ہے لیکن اس کو دوسرے عناصر کے ساتھ ملا کر بھرت بنائے جاسکتے ہیں جس سے اس کی مضبوطی اور دوسری صلاحیتوں میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایلومینیم کی افادیت میں اضافہ اس کی سطح پر آکسائیڈ کی ایک تہہ چڑھ جانے کی وجہ سے ہو جاتا ہے جو کہ مزید زنگ لگنے سے بچاتی ہے۔ اعلیٰ ایصالیت (Conductivity) اور ہلکے وزن کی وجہ سے ایلومینیم بھرت (Alloy) بجلی کی فراہمی میں استعمال ہوتا ہے۔ طبعی، کیمیائی اور دھاتی خصوصیات کی بناء پر ایلومینیم لوہے کے بعد سب سے زیادہ استعمال ہونے والی دھات ہے۔

ایلومینیم چاند اور زمین پر وسیع ذخائر کی شکل میں موجود ہے لیکن مرکبات کی شکل میں قشر ارض کے ٹھوس حصے کا 8 فیصد ہے۔ سمندری پانی میں اوسطاً 0.5 فیصد ایلومینیم موجود ہے۔ یہ دھات پودوں میں بھی کافی مقدار میں پائی جاتی ہے۔ چٹانوں میں یہ عنصر ایلومینیم سیلیکٹ کی شکل میں موجود ہے جو کہ پانی میں حل ہو جاتا ہے محلول میں سے ایلومینیم مٹی کی معدنیات یا ایلومینیم ہائیڈرو آکسائیڈ کی شکل میں رسوب بنا کر نکالا جا سکتا ہے اس کا ایک اہم قدرتی مرکب باکسائیٹ ہے۔

ایلومینیم کی پیداوار کے لئے باکسائیٹ کے بطور خام مواد انتخاب کا انحصار ایلومینا کے ساتھ سیلیکا کی مقدار پر بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر چکنی مٹی میں پایا جاتا ہے۔ اگرچہ ایلومینیم کے کروڈ سالٹس پانچویں صدی قبل مسیح سے استعمال ہو رہے ہیں لیکن 1824ء تک اس کو الگ نہیں کیا گیا تھا، اور 1888ء تک اسے وسیع پیمانے پر تجارتی لحاظ سے پیدا نہیں کیا گیا۔

سب سے پہلے غالباً ایچ سی آرسٹیڈ (Oersted) نے 1824ء میں ناخالص ایلومینیم تیار کیا۔ موجودہ برق پاش طریقے کی دریافت دو سائنسدانوں نے علیحدہ علیحدہ 1886ء میں کی۔ یہ دریافت امریکہ کے سائنسدان چارلس ہال اور فرانس کے پال لوئیس کے ذریعہ ہوئی۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ دونوں سائنسدانوں نے الگ الگ 1886ء میں یہ طریقہ دریافت کیا اور ان دونوں سائنسدانوں کا سن پیدائش 1863ء اور سن وفات 1914ء ہے۔ اس طریق کے تحت ایلومینا کو فلورائیڈ نفوذ (Na_3AlF_6 کرائیولائٹ) میں حل کر لیا جاتا ہے پھر اس کی برق پاشید گی D.C کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

ایلومینیم بھرت (Alloy) بنانے کے لئے عام طور پر سیلیکان، کاپر، زنک اور مینگانیز ملائے جاتے ہیں۔ مینگانیز بھرت کھانے پکانے کے برتن، پیکنگ اور لیتھوگرافک پلیٹوں میں کام آتی ہے۔ یہ درمیانے درجے کی مضبوطی کی حامل ہوتی ہے۔

ایلومینیم تعمیراتی کاموں میں بہت زیادہ استعمال ہونے والی دھات ہے۔ کیونکہ اسے زنگ کا خدشہ کم ہوتا ہے۔ بحری بندرگاہوں کے قریب اس کے مخصوص بھرت کام دیتے ہیں کیونکہ ان پر سمندری نمکیات اثر نہیں کرتے۔ اس کی دوسری اہم مارکیٹ مواصلات کا شعبہ ہے۔ یہ ہوائی جہازوں اور خودکار گاڑیوں میں کافی زیادہ استعمال ہوتی ہے۔ ہلکے وزن اور زنگ سے بچاؤ کی وجہ سے اسے بحری جہازوں، کشتیوں، آبدوزوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مائع قدرتی گیس کی ترسیل اس کے پائپوں کے ذریعہ ہوتی ہے۔ خلائی جہاز اور خلائی گاڑیاں بھی اس سے بنائی جاتی ہیں۔

علاوہ ازیں ایلومینیم پیکنگ کی صنعت میں بھی بڑی تیزی سے متعارف ہو رہی ہے۔ غذاؤں اور مشروبات کی پیکنگ میں اس کا استعمال ہو رہا ہے۔ برقی کاموں میں ایلومینیم کے تار استعمال ہو رہے ہیں۔ بالائے زمین برقی تاروں کے لئے ایلومینیم استعمال ہو رہا ہے اس کے علاوہ گھریلو استعمال کے برتن، ایئرکنڈیشنر، فریزر، ریفریجریٹر کی صنعت میں بھی اس کا استعمال کثرت سے ہو رہا ہے۔

ایلومینیم کے انسانی صحت پر مضر اثرات

ایلومینیم دھات نے جہاں بہت سے فوائد دیئے ہیں اور اس کا استعمال مختلف صنعتوں میں لوہے کے بعد سب سے زیادہ ہو رہا ہے وہاں اس کے برتنوں کے استعمال سے انسانی صحت پر برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں کیونکہ کھانے پینے کے لئے اس دھات کے استعمال سے یہ کچھ نہ کچھ گھل کر انسانی جسم میں داخل ہو جاتا ہے اور اس سے انسانی صحت پر برے اثرات پڑتے ہیں۔ حال ہی میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے احباب جماعت کو ایلومینیم کے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔ اور اس کی جگہ مٹی اور لوہے کے برتن استعمال کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

ہومیو پیتھی لیکچرز جو کہ ایم ٹی اے پر نشر کئے گئے ان میں ایلومینا کی دوائی پڑھاتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ایلومینیم کے برتنوں کے جو نقصانات بیان فرمائے وہ یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں:-

تحقیق سے پتہ چلا اور ڈاکٹروں نے بھی اس بات کو محسوس کیا کہ ایلومینا کا زیادہ استعمال صحت کے لئے اچھا نہیں اور یہ کچھ نہ کچھ گھل کر جسم پر اثر دکھاتا رہتا ہے۔ ایلومینا آہستہ مگر بہت گہرا اثر کرنے والا زہر ہے۔ یہ خون کی نالیوں کو سکیڑتا ہے ان نالیوں میں کچھ مادے بھی جم جاتے ہیں مثلاً کولیسٹرول وغیرہ ایلومینا کی ایک خصوصیت ایسی ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس کے استعمال کے متعلق احتیاط کرنی چاہئے۔ اس میں آرٹیریو سکلروسس پیدا کرنے کا مادہ موجود ہے یعنی وہ بیماری جس میں کہ خون کی رگوں میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے اور دماغ کی طرف خون کی سپلائی میں کمی واقع ہونے لگتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں بڑھاپے کے اثرات تیزی سے ظاہر ہوتے ہیں، یادداشت کمزور ہو جاتی ہے۔ عضلات سخت ہو کر بیکار ہونے لگتے ہیں۔ بلڈ پریشر کبھی کم اور کبھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ مریض تیزی سے ذہنی اور عضلاتی لحاظ سے معذور ہونے لگتا ہے۔"

(ہومیو پیتھی علاج بالمثل جلد اول ایڈیشن دوم مطبوعہ لندن 1997ء ص 41)

ایلومینیم کے نقصانات بیان فرمانے کے بعد حضرت صاحب نے ایلومینا (Alumina) ہومیو پیتھی دوائی کے استعمال کے بارہ میں بیان فرمایا۔

"اگر اسے (مریض کو) ایلومینا دیں تو جلد فائدہ کی امید نہ رکھیں کیونکہ یہ بہت آہستہ اثر کرنے والی دوا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بہت آہستہ اثر کرنے والے زہر سے تیار کی جاتی ہے۔ جو زہر آہستہ آہستہ جسم پر اثر دکھاتا ہے وہ جب دوا بنتا ہے تو وہ دوا بھی آہستہ آہستہ اثر دکھاتی ہے۔ بعض اوقات اس کا اثر سالوں پر محیط ہوتا ہے۔ اس لئے اگر مستقل اور دائمی علاج کے لئے ایلومینا کو استعمال کریں تو اونچی طاقت میں لمبے وقفوں کے بعد دیں مثلاً ایک مہینے کے بعد ایک ہزار طاقت میں یا دس ہزار کی طاقت میں اگر 200 کی طاقت میں استعمال کریں تو ہر دس دن بعد ایک خوراک دیں۔ اگر اس دوا نے کام کیا تو بہت نمایاں اثر ظاہر ہو گا۔ آغاز میں تو بہتری کے کوئی آثار ظاہر نہیں ہوتے لیکن پھر وہ ریشے جو بے جان ہو چکے ہیں ان میں رفتہ رفتہ جان پڑنے لگتی ہے اور کچھ عرصہ میں ہی نمایاں تبدیلیاں دکھائی دینے لگتی ہیں۔"

(ہومیو پیتھی علاج بالمثل جلد اول ایڈیشن دوم مطبوعہ لندن 1997ء ص 42-41)

بقیہ صفحہ 5

ہو گا۔

نائیجیریا سے اس بار بہت سی توقعات وابستہ تھیں لیکن ڈنمارک کے کھلاڑیوں کے بہترین کھیل اور نائیجیریا کے فارورڈ لائن کے یکے بعد دیگرے کئی ایک یقینی چانسز کو مس کرنا اس کی شکست کا باعث بنا۔

اس ٹورنامنٹ میں جرمنی کی ٹیم بھی بہترین کھیل پیش کر رہی ہے خاص طور پر ان کا کپتان اچھے کھیل کا مظاہرہ کر رہا ہے اور بہترین موو بنا رہا ہے۔ لگتا ہے جرمنی آسانی سے سیمی فائنل کے لئے کوالیفائی کرے گا۔

ایک بات جو پہلے راؤنڈ میں دیکھنے میں آئی ہے کہ جس ٹیم کے کھلاڑیوں نے بال زیادہ تر انفرادی طور پر اپنے پاس رکھ کر کھیلنے کی کوشش کی وہ ٹیم میچ ہار گئی اس میں نمایاں مقابلہ ایران بمقابلہ جرمنی تھا اس میں ایرانی کھلاڑیوں نے انفرادی طور پر بال اپنے پاس رکھا اور آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہے۔ جبکہ جرمنی کے کھلاڑی بروقت اور تیزی کے ساتھ اپنے کھلاڑیوں کو بال دیتے رہے اور موو بناتے رہے اس طرح میچ جیتا۔

ارجنٹائن کی ٹیم بھی اچھا کھیل رہی ہے۔ یہ بھی اگلے راؤنڈ میں بڑا اپ سیٹ کر سکتی ہے۔

امید ہے دوسرے راؤنڈ میں ناظرین اور شائقین فٹ بال کا بہترین کلاسیکل کھیل دیکھیں گے۔ اور مدتوں یاد رکھیں گے۔

سیمی فائنل کی متوقع ٹیمیں یہ ہو سکتی ہیں۔

1۔ برازیل
2۔ جرمنی
3۔ اٹلی
4۔ فرانس

اور فائنل کھیلنے کا اعزاز برازیل اور جرمنی کو حاصل ہو سکتا ہے۔ برازیل کو اپنے اعزاز کا دفاع کرنے کے لئے ابھی سے بہترین منصوبہ بندی کرنی ہو گی پہلے راؤنڈ سے انہوں نے کافی کچھ سیکھ لیا ہو گا اور دوسری ٹیموں کی کمزوریوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے کھیلیں گے اور اپنی کمزوریاں دور کریں گے۔

اب سیمی فائنلز اور فائنل کا انتظار ہے یہ اس صدی کا آخری اور سب سے بڑا عالمی کپ ہے جو تاریخ کے سینے میں محفوظ ہو جائے گا۔

بقیہ صفحہ 4

خطِ خوب رقیمہ سفارش است

آپ کی عمر سو سال سے اوپر ہوئی۔ 1892ء میں بیعت کی اور 1969ء میں وفات پائی۔ اور یہ 77 سال کا عرصہ تمام کا تمام سلسلے کی خدمت، دوستوں کی خیر خواہی، مستقین کی امداد، دعوت الی اللہ و تلقین میں گذارا۔ بے نفسی، بے ریائی، طبعی انکسار اور بے غرضی سے ہر ایک کام کیا۔ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کے مدارج میں ترقی دے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق۔ آمین۔

اپنے کاموں کی وجہ سے حافظ صاحب زندۂ جاوید ہیں۔ سلسلہ احمدیہ پر ابتلاء و امتحان کے سینکڑوں دور آئے۔ جیسا کہ الٰہی سلسلوں سے اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ حافظ صاحب موصوف اپنے صدق و وفا میں از اول تا آخر پورے ثابت قدم رہے۔

(الفضل 27-28 اگست 1970ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد شکر اللہ

آنکھوں کے لئے چند حفاظتی تدابیر

ہمارے ملک میں جہالت اور غربت دو اصل وجوہ خطرناک طور پر بیماریوں کی فراوانی کی ہیں۔ لوگوں کو شخصی یا اجتماعی طور پر ماحول کی صفائی کی قدر و قیمت معلوم نہیں ہے۔ گندے کپڑے، گندی انگلیاں، دانت، منہ، چہرہ وغیرہ سب آنکھوں تک جراثیم کو پہنچاتے ہیں۔ گرد اور مکھیاں عام طور سے جراثیم کو غلاظت سے یا دیگر مقامات سے منتقل کرتے ہیں۔

ان وجوہات کے علاوہ آنکھوں کے بعض امراض غذا میں وٹامن اے (Vitamin "A") کی کمی سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ وٹامن دودھ، گھی، مکھن، مچھلی کے تیل وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ لیکن عوام کی غربت انہیں ان چیزوں سے محروم رکھتی ہے۔

ہمارے ملک جیسے دوسرے گرم ممالک میں بھی جہاں آفتاب کی شعاعیں تقریباً سال بھر چمکتی رہتی ہیں۔ آفتاب (سورج) کی بعض شعاعیں اگر آنکھوں پر بلاواسطہ پڑیں تو بصارت کے لئے مضر ہوتی ہیں۔ اس لئے آفتاب کی روشنی ہمیشہ پہلوؤں سے پڑنی چاہئے۔ اور اس کا خاص انتظام ہمیں گھروں اور اسکول کے کمروں میں کرنا چاہئے۔ ہمارے بیٹھنے اور کام کرنے کی کرسیاں اور میز کی بناوٹ بھی ہمارے نظام جسمانی پر عموماً اور آنکھوں پر خصوصاً اثر ڈالتی ہیں۔ اگر میز پر مسلسل جھک کر کام کیا جائے تو ہماری آنکھیں نزدیک کے کام کے لئے جم جاتی ہیں۔ اور اس طرح ہماری آنکھوں کی دوربینی کی طاقت رفتہ رفتہ کم ہو جاتی ہے۔ اس مرض کو (Shortsightedness) نظر کی کوتاہی کہتے ہیں۔ روشنی کی مقدار کی کمی چاہے قدرتی روشنی (دن کی روشنی کی) ہو یا مصنوعی روشنی کی ہو (مثلاً لالٹین یا موم بتی کی) آنکھوں پر بوجھ ڈالتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چند گھنٹوں کی پڑھائی کے بعد آنکھیں تھک جاتی ہیں۔ درد معلوم ہوتا ہے۔ اور پانی بہنے لگتا ہے۔ اس کے برخلاف اگر روشنی بہت تیز ہو جیسے آفتاب کی شعاعوں کی یا بجلی کی تیز روشنی کی تب بھی آنکھیں تکلیف محسوس کرتی ہیں۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور نظر کمزور۔ لہٰذا ضروری ہے کہ پڑھائی وغیرہ کے لئے مناسب روشنی کا انتظام ہو۔ ٹیوب وغیرہ کی روشنی کے استعمال سے آنکھوں کو تھکن کا احساس کم ہوتا ہے۔

عینکوں کا استعمال یہ آنکھوں کی بینائی درست کرنے اور آنکھوں کو شعاعوں کی چمک، گرد اور بسا اوقات، حادثاتی ضرب وغیرہ سے بچانے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ جب ہم میں سے کسی کو اپنی نظر میں فرق نظر آئے تو ہمیں فوراً آنکھوں کے کسی ماہر ڈاکٹر سے آنکھوں کی بینائی کی جانچ کرانی چاہئے۔ اس میں تاخیر کرنے سے بسا اوقات انسان کی ایک قیمتی قوت بالآخر کمزور ہو جاتی ہے۔ بیماری بڑھتی جاتی ہے۔

اور جب ڈاکٹر عینکوں کے استعمال کا مشورہ دے تو انہیں حسب ہدایت ضرور استعمال کرنا چاہئے۔

بعض لوگوں کو بغیر ضرورت کے شوقیہ عینک لگوانے کا ہوتا ہے۔ تاکہ چہرہ بھلا معلوم ہو۔ یہ عادت بری ہے اور بالآخر بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔

آنکھوں کو آفتاب وغیرہ کی چمک سے بچانے کے لئے ہمیں رنگین شیشے استعمال کرنے چاہئیں۔ ان شیشوں سے بعض مضر شعاعیں آنکھوں تک پہنچنے سے رک جاتی ہیں اور آنکھیں ان کے مضر اثرات سے محفوظ رہتی ہیں۔ لیکن یہ ضرور ہے۔ کہ ان رنگین شیشوں کا رنگ صرف اسی قدر گہرا ہو کہ مضر شعاعوں کو روک دے۔ زیادہ گہرے رنگ سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور عام روشنی کو برداشت کرنے کی آنکھوں کی قوت بتدریج کم ہو جاتی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31677 میں شازیہ مبارک بنت مبارک احمد قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سدوکی P/O جسوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-9-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شازیہ مبارک ساکن سدوکی P/O جسوکی ضلع گجرات گواہ شد نمبر1 وودا احمد نفیس وصیت نمبر 27517 گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر 18282۔

مسل نمبر 31678 میں امتہ الارشاد زوجہ محمد نواز قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سدوکی P/O جسوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-9-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔
ا۔ زیورات طلائی وزنی ساڑھے چار تولہ مالیتی۔/20000 روپے۔ اور حق مہر وصول شدہ۔/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ /200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الارشاد ساکن سدوکی P/O جسوکی ضلع گجرات گواہ شد نمبر1 وودا احمد نفیس وصیت نمبر 27517 گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر 18282۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم ملک برکت اللہ صاحب مورخہ 24۔ جون 1998ء کو ربوہ میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 79 سال تھی۔ آپ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مولف "اصحاب احمد" قادیان کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ جماعتی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہتے عرصہ 20 سال سے جماعت کسووال کے صدر اور سیکرٹری مال وغیرہ کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عصمت اللہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کی والدہ محترمہ نواب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم فضل دین صاحب بعمر 86 سال (سابقہ کارکن نصرت گرلز کالج) مورخہ 98-6-28 بروز اتوار صبح 6 بجے وفات پاگئی ہیں۔

ان کا جنازہ مکرم قریشی مبارک احمد صاحب نے بعد عشاء پڑھایا۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم پروفیسر ادریس صاحب نے دعا کروائی۔ موصوفہ کو قریباً 30 سال تک نصرت گرلز کالج میں خدمت کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔

احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احباب محتاط رہیں

○ ایک شخص جو اپنا نام رانا جاوید احمد بتاتا ہے۔ جسم پتلا۔ قد تقریباً 4-5 فٹ۔ رنگ سانولا۔ اردو اور پنجابی بولتا ہے۔ مختلف شہروں میں جا کر اپنے آپ کو احمدی ظاہر کر کے احباب سے رابطہ کرتا ہے اور مختلف حیلوں بہانوں سے رقم بٹورتا ہے۔ آخری بار خانیوال میں دیکھا گیا تھا۔

احباب محتاط رہیں اور اس کے دھوکہ میں نہ آئیں۔

(ناظر امور عامہ)

بقیہ صفحہ 1

پہنچنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ انہیں سنوارنے اور درست کرنے سے ہم خدا تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور یہ خدا کے حاصل کرنے میں ایک سیڑھی کا کام دے سکتے ہیں۔ لیکن یہ ہمارے اصل مقصود نہیں۔

سو میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر تم خدا کی صفات کو اپنے اندر جذب کرنا چاہتے ہو تو پہلے اپنے اندر ایک نمایاں تغیر پیدا کرو۔ اور اخلاق فاضلہ اختیار کرو۔ تاکہ تم آسانی سے اس کی صفات کو اپنے اندر جذب کر سکو۔

خدا ہم سب کو اخلاق فاضلہ حاصل کرنے کی توفیق دے۔ اور اس زیست کے پانے کی توفیق دے جو ہمیں مرنے کے بعد ملے گی۔ اور خدا ہمارے اندر ایسے تغیرات پیدا کر دے کہ ہم اس کی صفات کو آسانی سے اپنے اندر جذب کر سکیں۔ آمین۔

(خطبات محمود جلد نمبر 8 صفحہ 377، 376)

بقیہ صفحہ 3

کر کسی جگہ جائے، یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے ہر احمدی کے گھر میں ڈش انٹینا لگنا ضروری ہے۔ پھر آپ کو بہت بڑا فائدہ پہنچے گا۔ اس لئے ایم ٹی اے پر پیغام بھجوایا جائے کہ ہر جگہ ہر احمدی کے گھر میں ڈش لگوائی جائے۔ اگر توفیق نہیں ہے تو جماعت خرچ کرے اور اگر توفیق نہ ہو تو ہم سے پوچھیں کہ ہم مرکز کی طرف سے کتنا فنڈ بطور قرض دے سکتے ہیں تاکہ بعد میں سہولت سے واپس کر دیں۔ اب وقت نہیں رہا کہ صرف مرکزی اجتماعات کے لئے ڈش انٹینا مہیا کیا جائے۔ ہر گھر میں ہر وقت ہونا ضروری ہے۔ جب چاہے کوئی بچہ جو چاہے اٹھا کے دیکھے تو اس کا تعلق مستقل طور پر قائم رہے۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

4-جولائی غروب آفتاب 7-20
5-جولائی طلوع آفتاب 5-06

عالمی خبریں

بھارت اور روس کے درمیان ایک معاہدہ کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ معاہدے کے تحت دونوں ممالک حملہ ہونے کی صورت میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ یہ معاہدہ دس سال کے لئے ہوگا۔

امریکی انتظامیہ نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن کا دورہ چین توقعات سے زیادہ کامیاب رہا ہے دونوں ممالک نے ہر مسئلہ پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔ اور تجارت کو فروغ دینے کے لئے ٹھوس اقدامات پر اتفاق کیا ہے۔

فلسطینی صدر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ وہ فلسطینی بیت المقدس کا دفاع کریں گے۔ اور بیت المقدس کے شہر کی توسیع کے اسرائیلی منصوبے کی بھرپور مزاحمت کریں گے۔

اٹلی میں کوہ ایٹنا کا آتش فشاں پھر سے پھٹ پڑا ہے۔ جس سے ہزاروں ٹن لاوا ابل رہا ہے۔ سسلی کے ساحل پر واقع کوہ ایٹنا یورپ کا سب سے طویل اور متحرک آتش فشاں ہے۔ جو گذشتہ جنوری سے وقفے وقفے سے لاوا اگل رہا ہے ماہرین کے خیال کے مطابق بڑے پیمانے پر پھٹ پڑے گا۔ اٹلی اور امریکی فوج نے اس کے دہانے کو بند کرنے کی کوشش کی تھی تاکہ سات ہزار نفوس پر مشتمل قریبی قصبہ کو بچایا جاسکے۔

بھارت کے سابق وزیراعظم گجرال نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت مزید ایٹمی دھماکے نہ کرنے کا معاہدہ کریں۔

اقوام متحدہ کے مبصرین کی ٹیم نے چیف ملٹری آبزرور کی قیادت میں وادی نیلم کا دورہ کیا۔ اس موقع پر بھارت اور پاکستان کی افواج کی عارضی جنگ بندی رہی۔ ٹیم نے تباہ شدہ عمارتوں کا معائنہ بھی کیا۔

مقبوضہ بیت المقدس میں سیاسی کشیدگی بڑھ گئی ہے یہودی فلسطینیوں کی بڑھتی ہوئی شرح پیدائش کے پیش نظر عالمی معاہدوں کی خلاف ورزی کرکے آبادکاری کررہے ہیں۔

اسرائیل نے جرمنی سے ایٹمی ہتھیاروں سے مسلح کروز میزائل لے جانے والی آبدوزیں خریدلی ہیں۔ ایٹمی کروز میزائلوں کی تنصیب سے اسرائیل کو پاکستان ایران اور علاقہ میں دوسری مخالف اقوام پر ایٹمی حملہ کی صلاحیت حاصل ہوجائے گی۔

روسی پارلیمنٹ نے وزیراعظم کا اقتصادی پیکج مسترد کردیا ہے۔

یونان نے پاکستان کو زیتون کی کاشت میں تعاون کی پیشکش کردی ہے۔

بی بی سی نے کہا ہے کہ بھارت کے خلاف امریکہ تخت پابندیاں اس لئے نہیں لگا رہا کہ مستقبل میں بھارت بڑی ایٹمی طاقت بن سکتا ہے ایٹمی کلب میں شامل ہونے سے بھارت امریکہ کا اتحادی بن سکتا ہے۔

ملکی خبریں

لاہور ہائی کورٹ کے احتساب بنچ نے عوامی ٹریکٹر سکیم میں غیر ملکی کمپنیوں سے بھاری کمیشن وصول کرنے اور قومی خزانے کو نقصان پہنچانے کے الزام میں سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو، سابق وفاقی وزیر یوسف تالپور سمیت اس جرم میں ملوث بعض غیر ملکی افراد کے قابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کردیئے ہیں۔

وزیراعلیٰ سندھ لیاقت جتوئی نے مستعفی ہونے کی خبروں کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ مجھے وزیراعظم نواز شریف کا مکمل اعتماد حاصل ہے۔ مرکز سے کوئی جھگڑا نہیں چل رہا۔ کراچی کا مسئلہ سیاسی ہے۔ جس کا حل بھی سیاسی ہونا چاہئے۔ صورت حال پر اب بھی میرا کنٹرول ہے۔ بیٹے کی تقریب میں شرکت کے لئے گیا تو استعفیٰ کی خبریں چھپ گئیں۔

کراچی کے مختلف علاقوں میں دہشت گردی کے واقعات میں رینجرز کا ایک سپاہی، دو پولیس اہلکار اور ایک کونسلر سمیت 10- افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ جبکہ دہشت گردوں کی فائرنگ سے رینجرز کے حوالدار سمیت تین افراد زخمی ہوگئے ہیں۔ ڈ نائٹ اپریشن میں سینکڑوں افراد کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ لیاقت آباد میں رینجرز کی گاڑی پر کلاشنکوفوں سے حملہ کیا گیا۔ غیر ملکی ایجنسیوں سے تعلق رکھنے والے نو- افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ پی آئی بی کالونی اور رنچھوڑ لائن میں حقیقی گروپوں کے دو کارکنوں کی نعش ملنے کے بعد متحارب گروپوں میں شدید فائرنگ ہوئی۔ کئی بازار بند رہے۔

وفاقی وزیر چوہدری نثار علی خان نے کہا ہے کہ سندھ میں گورنر راج نافذ ہوگا نہ کوئی غیر جمہوری اقدام کیا جائے گا وفاقی حکومت امن و امان بحال کرنے میں صوبائی حکومت کی مدد کررہی ہے نہ کہ مداخلت، لیاقت جتوئی کے اختیارات میں کمی نہیں کی گئی۔ ایم کیو ایم سے موثر رابطہ بنایا جائے گا۔

مانسہرہ میں تیز رفتار بس کھڈ میں گر جانے سے 25- افراد جاں بحق اور 89 زخمی ہوگئے ہیں۔

حکومت پنجاب نے عوام سے اپیل کی ہے کہ اپنے جان و مال کی حفاظت کے لئے مشکوک افراد پر نظر رکھیں۔ ٹرینوں، بسوں، عبادت گاہوں، ہوائی اڈوں، ریلوے سٹیشن اور دیگر پبلک مقامات کے اردگرد مشکوک افراد پر کڑی نظر رکھیں۔ مشکوک افراد کی اطلاع ضلعی انتظامیہ کو دیں۔ پبلک مقامات پر کوئی لاوارث چیز دکھائی دے تو فوراً ضلعی انتظامیہ یا پولیس کو مطلع کریں۔

سپریم کورٹ نے پشاور ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف حکومت کی اپیل مسترد کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ صرف تعلیمی بورڈوں کے چیئرمینوں پر مشتمل کیٹی امریکن "او" اور "اے" لیول کو میٹرک اور ایف اے کے برابر قرار دے سکتی ہے پروفیشنل کالج داخلہ کے وقت ایسے امیدواروں کے لیول یا گریڈ کا فیصلہ نہیں کرسکتے۔ جنہوں نے امریکن سکولوں میں تعلیم حاصل کی ہو۔

ایٹمی سائنسدان افتخار چوہدری فراڈ یا ثابت ہوگیا ہے۔ جس کی کل تعلیم بی کام ہے۔ اصل نام افتخار سکندر ہے۔ چار سال قبل اسلام آباد میں الیکٹرونکس کی فرم میں اکاؤنٹنٹ بھرتی ہوا۔ جعلی کاغذات پر امریکی ویزہ لینے کی کوشش میں ملازمت سے نکال دیا گیا۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے ایک دوست سائنسدان کے مشورے سے جعلی نام سے بطور زرعی سائنس دان کینیڈا کا ویزا لینے میں کامیاب ہوگیا۔ اس کا باپ چشمہ بیراج میں فورمین ہے جسے حساس ادارے نے گرفتار کرکے تفتیش شروع کردی ہے۔ دیگر چار سائنس دان بھی اس کے فراڈیے دوست ہیں اس طرح امریکی اور مغربی ذرائع ابلاغ کا پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ انجام کو پہنچ گیا ہے۔

عالم چنا دنیا کا طویل القامت شخص انتقال کرگیا ہے۔ وہ بغرض علاج امریکہ میں گیا ہوا تھا۔

نئی ورائٹی۔ بالکل نئے پرنٹ
کڑھائی کیلئے سادہ سوٹ، بے شمار رنگوں میں، چائنا لینن کے نئے خوبصورت پرنٹ
اکبر احمد
32/4 دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ
ملحقہ کوٹھی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
212866

40 سال کی نایابی کے بعد پہلی مرتبہ دلچسپ حالاتِ زندگی اور شعری اضافوں کیساتھ
"شاعر دارالامان" جماعت احمدیہ کے پہلے طنزیہ و مزاحیہ شاعر کا کلام
کلام حسن رہتاسی
مرتبہ: ابن آدم
اگر کسی کے پاس حسن رہتاسی صاحب کا غیر مطبوعہ کلام یا سوانح حیات محفوظ ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں
قیامت پبلی کیشنز معرفت المصور بک سنٹر
بنی چوک راولپنڈی

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
211158 (گلی کے اندر)

شاندار برقعوں پر سیل
ڈبل جارجٹ اور مختلف ورائٹی بے شمار رنگوں میں اور ڈیزائنوں میں 135 روپے رعایت پر برقعے اور سوٹ خریدیں
سیل محدود مدت کے لئے ہے۔
بوجہ سیل جمعہ، اتوار دوکان کھلی رہے گی
ایم اشرف ٹیلرز ریڈی میڈ اینڈ کلاتھ ہاؤس
قریشی مارکیٹ گول بازار نزد مسلم کمرشل بنک ربوہ
04524-211365

سلور (ایلومینیم) کے برتن و یں سٹین لیس سٹیل کے برتن لیں
پاک آئرن سٹور گول بازار ربوہ
دکان 212007 رہائش 211007